عربی زبان وادب کے اصولِ تدریس وضوابط

مولانا ارشاد احمد سالارزئی
استاذِ جامعہ

تأثرات، گزارشات (دوسری قسط)

الطريقة العصرية کا طریقۂ تدریس

سبق کی تیاری

❶- الطريقة العصرية پڑھانے والا استاذ عربی زبان کی تعلیم کے لیے مروجہ بیشتر کتب اپنے مطالعہ میں رکھے؛ تاکہ اس کی معلومات اور ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ ہوتا رہے، اس موضوع پر روزمرہ جملوں اور تعبیرات کے لیے اہم حوارات، اور جدید مفردات جاننے کے لیے استاذ مکرم حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ''القاموس الصغير''، اسی طرح ''القاموس المصور'' وغیرہ مطالعہ میں رکھیں۔

❷- استاذ صاحب پہلے سے سبق کا گہرا مطالعہ کرے، اور اس کے نئے کلمات کو حفظ کرلے۔

❸- استاذ جدید کلمات کے معانی جاننے کے لیے معاجم وقوامیس کا استعمال ضرور کرے، اور عربی سے اردو کے لیے ''القاموس الوحيد، القاموس الجديد'' جبکہ عربی سے عربی جاننے کے لیے ''المعجم الوسيط'' سے استفادہ کرے اور انٹرنیٹ میں المعاني کے نام سے عربی سے عربی، اور عربی سے اردو جاننے کے لیے دیکھنا مفید ہے۔

❹- روزِ اول سے عربی میں سبق پڑھانے کی کوشش کرے، اگر طالب علم شروع میں پورے جملے نہ سمجھ سکے تو کوئی حرج نہیں، اس کی وجہ سے عربی میں گفتگو ترک نہ کی جائے، رفتہ رفتہ تمام طلبہ عربی جملوں کے عادی بنیں گے اور رکاوٹ ختم ہوگی۔

سبق کے مراحل

①- ہر سبق کے ''معاني الكلمات'' سبق سے ایک دن پہلے طلبہ کو گھر میں یاد کرنے کے لیے

دیے جائیں۔

②- اگلے دن سب سے پہلے ’’معاني الکلمات‘‘ تمام طلبہ سے سنے جائیں، اس کے بعد گزشتہ دن کی تمرین سنی جائے۔

③- استاذ صاحب مشکل یا نئے جملوں کا ترجمہ مفردات کی صورت میں کرے، پورے پورے جملوں کا ترجمہ نہ بتائے، تاکہ وہ خود سمجھنے کی کوشش کریں، اس کے لیے بہتر صورت یہ ہے کہ حوار میں آنے والے جدید الفاظ جو معاني الکلمات میں نہ ہوں، وہ اس میں قلم سے لکھوائیں اور ان کے معانی بھی کتاب کے معاني الکلمات کے ساتھ یاد کرائے جائیں، تاکہ حوار سمجھنے میں رکاوٹ نہ ہو۔

④- کتاب میں دیا ہوا حوار تین بار طلبہ کو پڑھایا جائے، اس طور پر کہ استاذ پڑھے اور طلبہ اس کے ساتھ پڑھتے رہیں، اس کے بعد پانچ منٹ کے لیے دو دو طالب علموں کی جوڑیاں بنائیں، تاکہ سب حوار ایک دوسرے کے ساتھ دہرائیں، حوار میں آئے ہوئے مشکل یا جدید کلمات کو اشارے سے یا پھر مفردات کے ترجمہ سے سمجھا دیئے جائیں۔

⑤- اس کے بعد سبق سے متعلق بیان کردہ قاعدہ سمجھایا جائے، پھر تمرینات پڑھائے جائیں، اور اس کا ترجمہ طلبہ سے نکلوانے کی کوشش کی جائے۔

⑥- کتاب کی تمرینات حل کرنے کے لیے ہر طالب علم سے کاپی بنوائی جائے اور استاذ روزانہ کے اعتبار سے تمام طلبہ کی کاپیوں کی تصحیح سرخ قلم سے کیا کریں، اگر طلبہ کی تعداد زیادہ ہو تو اجمالی طور پر تمام طلبہ کی کاپیاں دیکھ لیں، تاکہ معلوم ہو کہ ان میں سے کس نے تحریری تمرین حل کی اور کس نے نہیں کی، اور کاپیوں کی تفصیلی تصحیح کے لیے طلبہ کو تقسیم کریں۔ روزانہ غیر معین طور پر مخصوص تعداد میں طلبہ کی کاپیاں چیک کیا کریں؛ تاکہ ہر ایک کی کاپی چیک ہوسکے، ذہین طلبہ سے بھی باقیوں کی کاپی چیک کرواسکتے ہیں۔

⑦- ہر سبق کی تمرین اپنے سامنے حل کروائیں، تمرین اور مشکل الفاظ پر زیادہ محنت ہو، اردو سے عربی اور عربی سے اردو تمرین پر زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

⑧- عربی کو عربی رسم الخط میں لکھنا سکھائیں، املائی غلطیوں کی اصلاح کریں، جو لفظ غلط لکھا ہوا ہو اس کو ۱۰-۱۵ بار لکھوایا جائے، تاکہ دوبارہ یہ غلطی نہ ہو۔

⑨- عربی عبارت کو صحیح پڑھنے اور عربی الفاظ کے صحیح تلفظ کا بھرپور اہتمام کریں، عموماً تلفظ کی تصحیح پر توجہ کم یا نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے، جس کی وجہ سے طالب علم عربی لہجہ نہیں سیکھ سکتا۔

⑩- استاذ کلاس میں روزمرہ کی زندگی سے متعلق جملوں کا استعمال کرے، اس کے لیے مختلف کتب (لغة المسلم وغیرہ) مطالعہ میں رکھے۔

⑪ - ہر طالب علم واجب المنزل کے طور پر فارغ اوقات میں دو کام کرے:

الف - اگلے سبق کے معاني الکلمات یاد کرنے ہیں۔

ب - گزشتہ سبق کی تمرین مکمل لکھ کر یاد کرنی ہے۔

⑫ - وقتاً فوقتاً طلبہ کے درمیان حوار اور مکالمہ کرایا جائے اور استاذ خود زبانی تصحیح کرائے، کچھ اہم جملے بورڈ پر لکھوا کر ان کا تلفظ بار بار کرایا جائے۔

القراءة الراشدة کا طریقۂ تدریس

عربی زبان سیکھنے کے لیے چار چیزوں میں مہارت پیدا کرنا ضروری ہے، جو کہ المهارات الأربع کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک چیز عربی عبارت اور عربی زبان کو صحیح تلفظ اور اچھے لب و لہجے کے ساتھ پڑھنے پر قادر ہونا ہے، جسے عرب کے لوگ ''القراءة'' سے تعبیر کرتے ہیں، قراءت پر کامل دسترس کے بغیر عربی زبان سیکھنا محال نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

قراءت سکھانے کے لیے علماء عرب نے بے شمار کتابیں لکھی ہیں، جو ان کے حالات اور ماحول کو دیکھ کر لکھی گئی ہیں۔ ہمارے ہاں برصغیر میں ایک زمانے میں عرب کی کتابیں اس غرض کے لیے پڑھائی جاتی تھی، مگر وہ یہاں کے ماحول اور حالات سے مختلف تھی، جس سے قراءت کا فائدہ تو ہو سکتا تھا، لیکن قراءت سے ہٹ کر برِصغیر کے تمدنی فوائد اس سے حاصل نہیں ہوتے تھے، چنانچہ علماء ہندوستان نے اس پر غور وخوض کیا اور انہیں یہ معلوم ہوا کہ آسان اور سلیس عربی میں یہاں کے حالات کو دیکھ کر ایک کتاب لکھی جائے، جس میں قراءت کے ساتھ ساتھ مذہبی رنگ غالب ہو اور طلبہ کی تربیت میں مفید بھی۔ سب سے پہلے حضرت مولانا ابوالحسن علی ندویؒ نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے القراءة الراشدة تالیف فرمائی۔

زمانہ گزرنے کے ساتھ اس کتاب کا مقصد اساتذہ کی نظروں سے اوجھل ہو گیا، جس سے طریقۂ تدریس میں خرابیاں پیدا ہوئیں، نتیجہ یہ ہوا کہ جس فائدہ کے حصول کی خاطر کتاب تالیف کی گئی تھی، وہ فوت ہو کر رہ گیا، اور یہ کتاب محض ایک ترجمہ کی کتاب رہ گئی، اسی صورت حال کو دیکھتے ہوئے تذکیر کے طور پر یہاں ''القراءة الراشدة'' کا طریقۂ تدریس تحریر کیا جاتا ہے۔

کتاب کے اہداف و مقاصد

❶ - اس کتاب کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ طالب علم کو روانی کے ساتھ صحیح تلفظ کے ساتھ عربی عبارت پڑھنا آجائے۔

❷ - اس سے عربی تعبیرات اور عبارات کا فہم حاصل ہو سکے۔

❸ - اس کے ذریعہ عبارت روانی کے ساتھ پڑھنے کی ایسی عادت پڑے کہ اعرابی غلطیاں مکمل طور پر ختم ہوجائیں۔

❹ - اس کتاب سے جدید اسماء وافعال اور تعبیرات کا استعمال سیکھنا، اور مختلف اَسالیب کلام کو اپنی ضرورت کے جملوں میں ڈھال کر لکھنا اور بولنا آنا چاہیے۔

❺ - طالب علم میں اتنی استعداد پیدا ہو کہ وہ پورے نص کو پڑھ کر اس کا خلاصہ عربی میں اپنے الفاظ میں بیان کرنے پر قادر ہوجائے۔

سبق کی تیاری کا مرحلہ

① - استاذ پہلے سبق کے پورے نص کا تفصیلی مطالعہ کرے، قوامیس کی مدد سے جدید الفاظ کا حل نکالے، عبارت میں صرفی نحوی غلطی سے بچنے کی بھرپور کوشش کرے۔

② - پورے سبق کا مفہوم اور خلاصہ ذہن میں محفوظ کریں۔

③ - تمام افعال کے ابواب صحیح طور پر جاننے کی پوری کوشش کریں، خصوصاً ثلاثی مجرد کے ابواب اور اُن کے مصادر، تاکہ طلبہ کو کسی فعل کا غلط باب نہ بتائیں۔

④ - ہر سبق کے آخر میں دیے ہوئے سوالات کے جوابات عربی میں خود حل کریں اور طلبہ سے بھی عربی میں ہی حل کرانے کی کوشش کی جائے۔

⑤ - نئی تعبیرات کا استعمال ذہن میں رکھیں، اور کتاب سے ہٹ کر بھی اپنی طرف سے دوتین عام جملوں میں اسے استعمال کریں۔

سبق پڑھانے کے مراحل

① - یہ کتاب بھی امکان کی حد تک تدریس کی زبان عربی ہو، اگر ضرورت ہو تو اردو سے مدد لی جاسکتی ہے۔

② - پہلے تمام طلبہ سے باری باری بغیر ترجمہ کے عبارت پڑھوائی جائے، اگر تعداد زیادہ ہو تو ہر طالب علم سے دوتین سطریں پڑھوائیں، اس میں تلفظ اور لہجہ کا انہیں پابند بنائے۔

③ - اس کے بعد ترجمہ کرادے، ترجمہ میں یہ یاد رکھیں کہ سارا ترجمہ خود بالکل نہ کرائے، بلکہ طلبہ سے ہی ترجمہ کرانے کی کوشش کیا کرے۔ ترجمہ میں کوشش یہ ہو کہ بالکل سلیس ترجمہ کرایا جائے اور اس کا طریقہ بھی بتلادیا جائے۔

④- کتاب میں مذکور نظموں کے ترجمہ پر خصوصی توجہ رہنی چاہیے، اس کے ساتھ ساتھ اس کی نحوی تراکیب بھی بتادینی چاہئیں، تاہم یاد رہے کہ نحوی ترکیب میں زیادہ وقت صرف نہ کیا جائے، تاکہ کتاب کا مقصودِ اصلی فوت نہ ہوجائے۔

⑤- کتاب کی نظمیں زبانی یاد کرادی جائیں تو بہتر ہے، تاکہ اس سے لغت میں فائدہ ہو اور عربی ذوق کی ترقی ہوسکے۔

⑥- سبق کا ترجمہ کرانے کے بعد پہلے ان کو سبق میں آنے والے نئے کلمات کی نشاندہی کیجیے، اگر مفرد اسم ہو تو اس کی جمع، جمع ہو تو اس کا مفرد بتادیا جائے یا قاموس سے نکلوایا جائے، اسی طرح اگر کوئی نیا فعل سبق میں آجائے تو اس کا باب اور مصدر ضرور بتادیا جائے۔

⑦- ترجمہ اور جدید کلمات نکلوانے کے بعد سبق میں آئی ہوئی جدید تعبیرات متعین کریں، پھر اس کے طرز پر طلبہ کو دو تین مثالیں بتادیں، پھر ان سے اس جیسی مثالیں کہلوائیں اور اس کے بعد اسے کاپیوں میں لکھوانے کا کہہ دیں، اس سے طلبہ کی تحریری صلاحیت اُجاگر ہوگی، اور اس سے اُنسیت پیدا ہوگی، روزانہ کے سبق میں چند تعبیرات ضرور نکلوایا کریں، یہاں اس کی چند مثالیں لکھ دی جاتی ہیں:

❶-لـمّا بَلغتُ السابعةَ من عُمري **(جب میں اپنی عمر کے ساتویں سال کو پہنچا)**

اس تعبیر میں تغیر وتبدل کرکے اس طرح کے کئی جملے بولے جاسکتے ہیں، جیسے:

أ- لـمّا بلغ أخي التاسعةَ من عمرِه التحق بالمدرسة

جب میرا بھائی نو سال کی عمر کو پہنچا تو مدرسہ میں داخل ہوا۔

ب- حفظتُ القرآن حين بلغت الحادية عشرة

جب میں گیارہ سال کا ہوا تو میں نے قرآن حفظ کرلیا۔

ج. لـمّا بَلَغَ الولدُ العشرين من عمرِه بدأ يشتغل بالتجارة

جب لڑکا بیس سال کا ہوا تو تجارت میں مصروف ہوگیا۔

❷-أريدأن اشتريَ شيئًا من الفواكه: **(میں کچھ پھل خریدنا چاہتا ہوں)**

اس تعبیر کی طرز پر بھی متنوع جملے بن سکتے ہیں، ملاحظہ کیجیے:

أ- أريد أن أذهب إلى المكتبة التجارية: میں تجارتی کتب خانہ جانا چاہتا ہوں۔

ب- أردتُ البارحة أن أنام مبكرا ولكن لم أستطع: کل رات میں نے چاہا کہ جلدی سوجاؤں، لیکن نہ سوسکا۔

ج- أريد أن أتعلم قيادة السيارة: میں ڈرائیونگ سیکھنا چاہتا ہوں۔

❸- تَعَلَّمْنَا السباحةَ ونحنُ صغارٌ: (ہم نے تیراکی سیکھی، جبکہ ہم چھوٹے تھے)

اس تعبیر میں پہلا جملہ فعلیہ ہے، دوسرا جملہ اسمیہ ہے، جو کہ پہلے جملہ سے حال بن رہا ہے، اور درمیان میں واؤ حالیہ ہے، اس طرز کی تعبیرات کا استعمال ہوتا ہے۔

أ- سَافرتُ إلى لاهور بالحافلة وأنا نائم: میں نے بس میں سوتے ہوئے لاہور کا سفر کیا۔

ب- تَعَلَّمْنَا العربيةَ ونحن صغارٌ: ہم نے عربی سیکھی، جبکہ ہم چھوٹے تھے۔

ج- نُقِلَ المريضُ إلى المستشفى وهو مُغمًى عليه: بیمار ہسپتال منتقل کیا گیا اس حال میں کہ وہ بے ہوش تھا۔

❹- يَسُرُّني أن أُسَاعِدَكَ: (مجھے اس سے خوشی ہوتی ہے کہ آپ کی مدد کروں)۔

اس فعل کا فاعل عموماً مصدر مؤول کی صورت میں آتا ہے، جیسے: يَسُرُّني أن أُسَاعِدَكَ. اس کی اصل یوں ہے: يَسُرُّني مُساعَدَتُكَ.

أ- يَسُرُّني أن أَخدِمَ الأساتذةَ:

مجھے اس سے خوشی ہوتی ہے کہ اساتذہ کی خدمت کروں۔

ب- سَرَّني أنَّكَ تخرَّجتَ في الجامعة:

آپ کی جامعہ سے فراغت پر مجھے خوشی ہوئی۔

ج- يَسُرُّني أن أَزُورَ الأقاربَ:

مجھے رشتہ داروں کی ملاقات سے خوشی ہوتی ہے۔

اس فعل کو زیادہ مجہول بھی استعمال کیا جاتا ہے، جیسے:

أ- سُرِرتُ بأنَّكَ أخذتَ مرتبةَ الشرَف في الامتحان:

مجھے اس سے خوشی ہوئی کہ آپ نے امتحان میں پوزیشن لی۔

ب- سُرَّ الوالدُ بأنَّ الأولادَ صالحون:

والد کو اس سے خوشی ہوئی کہ لڑکے نیک ہیں۔

ج: سُرَّ التلاميذُ بأنَّ العطلةَ قريبة:

طلبہ اس سے خوش ہوئے کہ چھٹی قریب ہے۔

⑧- ثلاثی مجرد کے ابواب اور ان کے مصادر سماعی ہیں، چنانچہ ہر باب کا الگ مصدر آتا ہے، اسے ضبط کرنا اور صحیح باب اور مصدر یاد رکھنا ایک مشکل امر ہے، لہٰذا شروع دن سے طلبہ کو ثلاثی مجرد کے ابواب اور ان کے مصادر یاد کرائے جائیں۔

(جاری ہے)